سوال

میرے خاوند نے مجھے اس لیے طلاق دے دی ہے کہ میں اولاد پیدا نہیں کر سکتی، تو کیا ایسا کرنا جائز ہے حالانکہ اس کا خاوند کو علم بھی تھا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

اصل میں طلاق مکروہ ہے، بلکہ یہ صرف ضرورت کے وقت مباح ہوتی ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اصل میں طلاق ممنوع ہے، بلکہ یہ بقدر ضرورت وحاجت مباح کی گئی ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (81/33).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"طلاق کے حکم میں پانچ قسم کے احکام جاری ہوتے ہیں، یا تو طلاق واجب ہوگی یا پھر حرام، یا سنت یا مکروہ یا مباح

سوال یہ ہے کہ: اس میں اصل کیا ہے، اصل میں طلاق مکروہ ہے، اس کی دلیل اپنی بیویوں سے ایلاء کرنے والوں یعنی جو بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھاتے ہیں ان کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ واپس پلٹ آئیں تو اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور اگر وہ طلاق دینے کا عزم کر لیں تو اللہ سبحانہ وتعالی سننے والا جاننے والا ہے.

چنانچہ یہاں اللہ نے طلاق میں فرمایا:

اور اگر وہ طلاق کا عزم کر لیں تو اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے.

اور اس میں کچھ دھمکی سی پائی جاتی ہے، لیکن ایلاء میں فرمایا:

اور اگر وہ واپس پلٹ آئیں تو اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے.

یہ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کو طلاق پسند نہیں، اور اصل میں یہ مکروہ ہے، رہی یہ حدیث کہ:

"حلال اشیاء میں سے سب سے مبغوض ترین چیز طلاق ہے"

یہ حدیث ضعیف ہے صحیح نہیں، حتی کہ معنی کے اعتبار سے بھی نہیں، اوراس سے ہمیں اللہ تعالی کا درج ذیل فرمان مستغنی کردیتا ہے :

اوراگروہ طلاق کا عزم کرلیں تواللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے .

شیخ الاسلام کا یہ قول کہ :

" یہ ضرورت وحاجت کی بنا پر مباح ہے " یعنی خاوند کی ضرورت کےلیے، جب اسے ضرورت ہوتو یہ اس کےلیے مباح ہوگی، مثلا وہ اپنی بیوی کوبرداشت اوراس پر صبر نہ کرسکتا ہو، باوجوداس کے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اشارہ کیا ہے کہ صبر و تحمل اولی و بہتر ہے

اللہ کا فرمان ہے :

اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہوسکتا ہے تم کسی چیز کوناپسند کرواور اللہ سبحانہ وتعالی اس میں خیر کثیر پیدا کردے النساء (19) .

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" مومن مرد مومن عورت سے بغض نہیں کرتا، اگروہ اس کے کسی خلق کوناپسند کرتا ہے، تواس کی دوسری چیز سے راضی ہوجا‏ئیگا "

لیکن بعض اوقات انسان اس بیوی کے ساتھ نہیں رہ سکتا اس لیے اگراس کی ضرورت ہوتواس کےلیے طلاق دینا مباح ہوگا، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

اے ایمان والوجب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو، اورپھر انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تم پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کروالاحزاب (49) .

اوراس لیے بھی کہ جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں طلاق دی انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دینے سے منع نہیں کیا، اوراگر یہ حرام ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں روک دیتے، اوراگر مکروہ ہوتی توآپ ان سے اس کی تفصیل معلوم کرتے

پھر اہل علم کا ایک فقہی قاعدہ بھی ہے کہ : ضرورت کے وقت مکروہ زائل ہوجاتا ہے، اوریہ اللہ سبحانہ وتعالی کی حکمت میں شامل ہوتا ہے، مسلمانوں کے دشمن مسلمانوں طلاق کے جواز پر طعن کیا کرتے تھے، کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ عورت پریشان ہو، حالانکہ حقیقت میں یہ عیب ہے

اس لیے کہ ہمیں یقینی علم ہے کہ جب مرد عورت کوذلت کے ساتھ رکھے اوروہ اسے نہ چاہتا ہواور نہ ہی اس سے محبت کرتا ہو توایسی تنگی ہوتی ہے جو کوئی برداشت ہی نہیں کرسکتا

لیکن جب اسے طلاق دے دے تواللہ اسے اوردینے والا ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اوراگروہ دونوں علیحدہ ہوجائيں تواللہ تعالی ہرایک کواپنی وسعت سے غنی کردیگا النساء (130) .

چنانچہ دین اسلام جوکچھ لایا اس میں حکمت پائی جاتی ہے، اوراس میں رحمت بھی ہے، وگرنہ انسان کوایسی بیوی کے ساتھ رہنا لازم کرنا جسے وہ پسند نہ کرتا اور محبت نہ رکھے یہ سب سے مشکل کام ہوگا

حتی کہ شاعر متنبی کا کہنا ہے :

آزاد آدمی کےلیے دنیا کی تنگی میں یہی کافی ہے کہ وہ اسے دشمن سمجھے جس کے ساتھ دوستی کے سوا کوئی چارہ نہ ہو

یعنی یہ دنیا کی تنگی ہے کہ تم اسے پنا دشمن سمجھو لیکن اس کے ساتھ دوستی ضروری کرو

دوم :

قولہ : "اس کے بغیر مکروہ ہے" یعنی ضرورت کے بغیر طلاق دینا مکروہ ہے، اس لیے صحیح حالات کی حالت میں طلاق دینا مکروہ ہوگی، ہم بیان کرچکے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اگر وہ طلاق کا عزم کریں تو اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے .

اس میں اس طرح اشارہ اور تنبیہ کی گئی ہے کہ اللہ تعالی کے ہاں طلاق مکروہ ہے، اور یہ اثری دلیل ہے

اور نظری دلیل یہ ہے کہ :

طلاق کے نتیجہ میں خاندان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے، اور عورت ضائع ہوجاتی اور اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے، خاص کر جب اس کی اولاد بھی ہو یا پھر وہ فقیر اور تنگ دست ہو، یا ملک میں اس کا کوئی اور نہ رہتا ہو، تو پھر اس صورت میں اسے طلاق دینا یقینی مکروہ ہوجاتا ہے

ہوسکتا اس کے نتیجہ میں مرد خود بھی ضائع ہوجائے، کیونکہ ہوسکتا ہے اسے کوئی اور بیوی نہ ملے، پھر اگر یہ معلوم ہوجائے کہ یہ شخص طلاق دے دیتا ہے تو لوگ اس سے اپنی بچیوں کی شادی ہی نہیں کرتے، اس لیے بہت ساری علتوں کی بنا پر ہم یہ کہتے ہیں کہ طلاق مکروہ ہے "

شیخ رحمہ اللہ نے یہاں تک کہا کہ :

" طلاق میں پانچ احکام جاری ہونگے : یا تو ضرورت کی بنا پر مباح ہوگی، اور ضرورت نہ ہونے کی صورت میں مکروہ ہوگی، اور ضرر ہونے کی صورت میں مباح ہوگی، اور ایلاء میں واجب ہوگی، اور بدعت کی بنا پر حرام ہوگی

ہم یہ بھی بیان کرچکے ہیں کہ : جب بیوی کی عفت و عصمت میں فرق آجائے اور اس کی اصلاح کرنا ممکن نہ ہو تو واجب ہوگی " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (7/13-14).

اور اگر ضرورت کی بنا پر طلاق مباح ہے اور ضرورت نہ ہونے کی حالت میں مکروہ ہے، تو پھر بلاشک اولاد کی رغبت رکھنا یہ نکاح کے مقصد میں شامل ہوتا ہے، اور اگر بیوی بانجھ ہو اور خاوند دوسری بیوی کرنے پر قادر نہ ہو، یا عدل نہ کرسکنے کا خدشہ ہو، یا پھر دوسری بیوی ہونے کی صورت میں پہلی بیوی خاوند کے ساتھ رہنے سے انکار کرتی ہو، تو پھر اس حالت میں طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں، تو یہ ضرورت میں شمار ہوتا ہے جس میں طلاق دینا مباح ہوجاتا ہے

اور یہ کہ خاوند کو علم تھا کہ بیوی بانجھ ہے یہ سب کچھ اوپر بیان کردہ میں مانع نہیں

دوم :

ہم اپنی عزیز بہن سے کہیں گے کہ : جب آپ اپنے خاوند کے ساتھ رہنے کی رغبت رکھتی ہیں، تو آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے مابین چند مصلح قسم کے افراد کو لائیں جو آپ کے حالات کی اصلاح کریں

ہوسکتا ہے حقیقت میں بانجھ پن کے علاوہ طلاق کا سبب کچھ اور ہو، یا پھر خاوند آپ کو رکھ کر دوسری شادی کرنے پر راضی ہوجائے، اور اگر آپ اسے ناپسند کریں تو آپ اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کردیں، ہوسکتا ہے اللہ تعالی آپ کو اس سے بھی بہتر خاوند عطا فرمائے، اور ہوسکتا ہے آپ کو اولاد بھی عطا کردے

کتنے ہی خاوند اور بیوی ایسے ہیں جب وہ اس سبب کے باعث علیحدہ ہوئے تو اللہ سبحانہ وتعالی نے ہر ایک کو اولاد عطا فرمادی

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اگر وہ دونوں علیحدہ ہوجائیں تو اللہ تعالی ہر ایک کو اپنی وسعت سے غنی کردیگا، اور اللہ تعالی وسعت والا حکمت والا ہے النساء (130).

مزید فائدہ اور معلومات کےلیے آپ سوال نمبر (2910) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو سیدھی راہ کی توفیق عطا فرمائے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

146949